﴿اداریہ﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جدید الیکٹرانک وپرنٹ میڈیااورہماری ذمہ داری

رئیس التحریر(مولانا)سید نسیم علی شاہ الہاشمی

اکیسویں صدی کی آمداور بیسویں صدی کوخیر باد کہتے ہوئے دنیانے ایک نئے انقلاب کی آہٹ محسوس کی جوسائنس اورٹیکنالوجی کی ترقی اورفروغ کی صورت میں رونماہوا۔یہ انقلاب اس تیز رفتاری سے ظہور پزیرہواکہ نہ صرف انسانی عقل،غوروفکراورطورطریقوں کو متاثرکیابلکہ سارے انسانی معاشرے کویکسرتبدیل کرڈالا۔اس انقلاب کے ساتھ ایجادوانکشاف کاسفرتیزترہوگیااورایسے کچھ محیرالعقول نئے آلات وسائل وجودمیں آئے جن کااس سے پہلے تصوربھی ممکن نہ تھا۔سائنس نے جن شعبوں میں حیرت انگیزترقی کی ہے۔ان میں ایک شعبہ جدیدالیکٹرانک وپرنٹ میڈیاکابھی ہے۔اس شعبہ میں بھی سائنس نے کچھ نئے آلات ایجادکئے ہیں۔مثلاً ٹی وی،انٹرنیٹ، وی سی آر،کیبل سسٹم،نئے نئے اخبارات،رسائل،جرائد،ریڈیواوردیگرجدیدذرائع ابلاغ جن میں خیروشردونوں پہلوؤں کی گنجائش ہے مگرچونکہ روزاوّل ہی سے ان تمام ذرائع پرباطل قوتوں کی اجارہ داری قائم ہے۔اس لئے ان کے استعمال میں اسلام اوراسلامی معاشرہ کے خلاف غلطاوربے بنیادالزامات کاپہلوغالب ہے چونکہ موجودہ دورمیڈیاکادورہے۔اورصرف ملکی سطح پرہی نہیں بلکہ عالمی سطح پراس وقت پورے میڈیاپرمغرب بالخصوص یہوداوران کے کارندوں کاقبضہ ہے۔چنانچہ اس وقت دنیابھرکے اخبارات،رسائل،جرائد،ریڈیو، ٹی وی کے تمام ترچینلز،کیبل نیٹ ورک اورانٹرنیٹ مغربی ثقافت کی ترویج وتشریح کے لئے وقف ہیں۔ان ذرائع کے ذریعےمغرب اور مغرب زدہ لوگ جہاں امت مسلمہ میں حیاءسوزتہذیب وتمدن اورایمان کش افعال وکردارکوپروان چڑھارہے ہیں وہاں وہ پوری امت مسلمہ کوذہنی غلامی،ذہنی ارتداد،ڈروخوف،بزدلی،بےہمتی،بےغیرتی،بےشرمی،بےایمانی،جھوٹ فریب،لوٹ کھسوٹ،چوری ڈکیتی اورماردھاڑکےزہریلےانجیکشن دینے میں مصروف ہیں۔اسی کانتیجہ ہے کہ آج بلاامتیازہمارے جوان،بچے،بوڑھےاورمردوزن سب ہی مغربی تہذیب وتمدن وثقافت سے متاثرہیں اوراس کی ہرخبرکوسچانہیں بلکہ وحی سمجھ کردیکھتے،سنتے اورانکی غلاظت زدہ تہذیب وتمدن کو اپنانے میں فخروانبساط محسوس کرتے ہیں حالانکہ میڈیاکی اصل غرض اورمنشاءتوصرف خبررسانی اورعوام کودنیوی واقعات وحالات سے باخبرکرناہے۔لیکن اس وقت عالمی سطح پرجوطبقہ اپنی چالاکیوں اورعیاریوں سے میڈیاپرقابض ہوگیاہے۔اس نے اپنے دیرینہ منصوبے نئے عالمی نظام کی تکمیل کی راہ میں روڑہ بننے والےعوام کی دماغی تطہیر کے لئے اس کااستعمال شروع کردیاہے۔انہوں نے ایک طرف تو کثیرخبروں کی اشاعت کے ذریعےایک انسان کودوسرے انسان سے قریب کرنے کافریب دیاتودوسری طرف بڑی چالاکی سے انسانوں کارشتہ اسلام اوراسلامی معاشرے سے کاٹ دیا۔چنانچہ ٹی وی پرنوع بہ نوع چینلوں کااجراء،ویڈیوکی رنگارنگ کیسٹوں اورکمپیوٹر سی ڈیزاورانٹرنیٹ سنٹروں کی بھرمارنیزپرنٹ میڈیاکی کرشماتی فنکاریوں سے مزین رنگ برنگ کے خوشنمامجلات اورنئے اسلوب کے فحش

و ننگے تصاویر، رسائل واخبارات کی اشاعت یہ سب وہ چیزیں ہیں جنہوں نے معاشرے میں عریانیت اور فحش کاری کو فروغ دیا اور لوگوں کی تفریح لذت اندوزی اور سفلی خواہشات کا اس قدر دلدادہ اور خوگر بنا دیا کہ وہ خوب سے خوبتر کی جستجو میں ساری اسلامی حدیں پھلانگ کر جانا چاہ رہے ہیں اور یہ سب مغربی میڈیا کے یلغار کے برے نتائج ہیں۔ نیز فلم، ڈرامے اور ناچ گانوں کی شکل میں پیش کیے جانے والوں میں بیشتر پروگرام اسلامی تعلیمات کے منافی ہوتے ہیں بلکہ آج تو اسلامی خدوخال کو مخلوط کر کے مغربی اسلوب میں ڈھالنے کی کوششیں کی جارہی ہیں اور اکثر پروگرام بداخلاقی، فواحش اور منکرات کو فروغ دینے والے تشدد سے بھرپور اپنی چلتی پھرتی تصویروں کے ذریعے مشاہدین کے دل ودماغ میں جنسی میلان جگانے اور نہایت چالاکی اور رہوشیاری کے ساتھ چوری ڈکیتی عصمت داری، عصمت فروشی کے گُر سکھانے والے ہوتے ہیں اور یہ سب مغرب کی دین ہے جو ایک منصوبے کے تحت اسلامی حلقوں میں عام کی جارہی ہیں اور آج ایک نئے منصوبے کے تحت مختلف اسلامی چینلوں کو قائم کیا جارہا ہے۔ جس میں سوال وجواب کا نظارہ ہوتا ہے اور اس سے انکے مقاصد واغراض یہ ہیں کہ ناظرین کے ذہنوں میں اسلامی احکامات کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کیے جائیں اور نعوذباللہ بعض دفعہ تو یہاں تک نوبت پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیوں ایسا کیا؟ اور اسلام میں ایسا کیوں نہیں؟ اور چوں چرا کے نظارے اس لئے سامنے آجاتے ہیں۔ کہ اسلام میں بہت سے احکامات ایسے ہیں جو کہ عقل کے تابع نہیں۔ دوسرا یہ کہ جس طرح باقی ادیان میں تحریف ہوا ہے اسی طرح انکی آرزو ہے کہ اسلام میں بھی تحریف کیا جائے اور اسلام کو دوسرے مذاہب کے ساتھ مخلوط کیا جائے۔ لہٰذا اس سنگین صورتِ حال میں ارباب اقتدار علماء اور عوام اس مُہلک مرض کے علاج کی طرف بطور خاص توجہ کریں اور اپنے اپنے دائرہ اختیار میں اس کا سدّ باب کریں اس طرح ارباب اقتدار کو چاہئے کہ ایسے پروگراموں اور فلموں کی آمد درآمد پر پابندی لگائیں اور اپنے ماہرین کے ذریعے ایسا انتظام کریں کہ اس قسم کے پروگرام براہ راست نہ دیکھے جاسکے۔ ایسے ہی علماء کو چاہئے کہ وہ نہایت دل سوزی سے امت مسلمہ کے نوجوانوں، بوڑھوں، مردوں اور عورتوں کو اس طرف متوجہ کریں اور انہیں جھنجھوڑیں، کہ کیا ہماری غیرت ایمانی اسکی اجازت دیتی ہے۔ کہ مغرب جو دنیا بھر میں ہماری ماؤں اور بہنوں کی بر سر عام عصمت تار تار کر رہا ہے ہمارے جوانوں، بوڑھوں اور بچوں کو سرکش بنا رہے ہیں۔ دین ومذہب کو مٹانے کے درپے ہیں۔ ہمارے مساجد کو اصطبل خانوں میں تبدیل کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

اگر علماء اور خطباءِ اس پہلو پر محنت فرمائیں گے تو انشاءاللہ عوام میں ان کے اثر ورسوخ کی وجہ سے مسلم معاشرہ میں دینی شعور و بیداری پیدا ہو جائیگی اور مغرب اور ان کے کارندوں کی چالاکیوں سے اپنے آپ، آئندہ نسل کی نجات کے لئے ہر ممکنہ کوشش کرینگے کہ کہیں مغرب کا ناپاک معاشرہ، ناپاک تہذیب وتمدن، عریانی، فحاشی، بے غیرتی ہمارے اندر پیدا نہ ہوں۔ انتہائی دلسوزی سے گزارش کی جارہی ہے کہ عوام اور خواص اس سمتِ نازک پر خصوصی توجہ دیں۔

وَاٰخِرُ دَعوانا اَن الحَمدُللّٰہ رَبّ العٰلمین۔